سوال

(5)ایک حدیث پر اشکال

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے جمعہ کے خطبہ میں یہ حدیث سنی، جس سے میں فکر مند ہوں۔

"أَكْثَرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْبُلْهُ"

''اکثر جنتی سادہ لوح ہوں گے۔''

میں نے بعض علماء سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے بتایا کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی معرکۃ الآراء کتاب "احیاء علوم الدین" میں اس حدیث کا تذکرہ ہے۔ براہِ کرم بتائیں کہ کیا یہ حدیث صحیح حدیث ہے۔ جنتیوں کی اکثریت سادہ لوح اور بے وقوفوں پر کیسے مشتمل ہو سکتی ہے جب کہ اسلام نے عقل اور سمجھ داری کی تعلیم دی ہے بلکہ سب سے پہلے نازل ہونے والی آیت بھی علم سیکھنے کی تعلیم دیتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہماری مسجدوں کے خطیبوں اور اماموں کی مصیبت یہ ہے کہ وہ کسی بھی کتاب سے کوئی بھی روایت اپنے خطبوں اور تقریروں میں پیش کر دیتے ہیں۔ یہ تحقیق کیے بغیر کہ یہ روایت صحیح ہے یا نہیں۔ یا اگر صحیح ہے بھی تو سامعین کے ذہنی اور علمی سطح اور معیار کے مطابق ہے یا نہیں؟ مجھے کئی ممالک کی مسجدوں میں جمعہ کی نماز پڑھنے کا موقع ملا ہے اور مجھے افسوس ہے کہ امام حضرات ایسی روایتیں پڑھ کر لوگوں کو سناتے ہیں جو سند اور مضمون دونوں اعتبار سے نہایت ضعیف ہوتی ہیں۔ علامہ ابن حجر الہیثمی نے اپنی کتاب فتاویٰ الحدیثیۃ میں اس بات پر بڑا زور دیا ہے کہ ضعیف احادیث پڑھنے والے امام حضرات کو خطبے کی بالکل اجازت نہ دی جائے۔ تاکہ وہ اپنی جہالت کی وجہ سے لوگوں کا دین و ایمان تباہ و برباد نہ کر سکیں۔

آپ نے جس حدیث کا حوالہ دیا ہے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "احیاء علوم الدین" میں متعدد مقامات پر اس کا تذکرہ کیا ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ ایک زبردست عالم دین اور علم کلام و تصوف کے ماہر تھے تاہم علم حدیث کے معاملے میں وہ خود ہی فرماتے تھے کہ اس میدان میں ان کی نظر اور علم ذرا کوتاہ ہے۔ اس پر مزید یہ کہ وہ اس مدرسہ فکر سے متاثر تھے، جس پر تصوف اور فلسفے کا غلبہ تھا۔ چنانچہ انھوں نے اپنی کتاب "احیاء علوم الدین" میں متعدد ایسی احادیث نقل کی ہیں، جو حد درجہ ضعیف اور گھڑی ہوئی ہیں۔ آپ نے جس حدیث کا حوالہ دیا ہے وہ نہ صرف یہ کہ ضعیف حدیث ہے بلکہ قرآن و سنت کی واضح تعلیمات کے بالکل خلاف ہے۔ قرآن و سنت دونوں ہی اُمت مسلمہ کو عقل و ذہانت، غور و فکر اور علم و عمل کی تعلیم دیتے ہیں۔ قرآن میں سولہ مقامات پر ان لوگوں کی تعریف کی گئی ہے جو "اولوا الالباب" (عقل مند اور سمجھدار ہیں) اور انھیں جنت کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ ان

کے مقابلے میں وہ لوگ جو اپنی عقل اور سمجھ کر استعمال نہیں کرتے ہیں۔ نادان، غبی اور اندھے بہرے بن کر جیتے ہیں انھیں جہنم کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔ عقل اور سمجھ والوں کے سلسلے میں اللہ کا ارشاد ہے :

إِنَّ فى خَلقِ السَّمٰوٰتِ وَالأَرضِ وَاختِلٰفِ الَّيلِ وَالنَّهارِ لَءايٰتٍ لِأُولِى الأَلبٰبِ ١٩٠ الَّذينَ يَذكُرونَ اللَّهَ قِيٰمًا وَقُعودًا وَعَلىٰ جُنوبِهِم وَيَتَفَكَّرونَ فى خَلقِ السَّمٰوٰتِ وَالأَرضِ رَبَّنا ما خَلَقتَ هٰذا بٰطِلًا سُبحٰنَكَ فَقِنا عَذابَ النّارِ ١٩١ ... سورة آل عمران

''آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے ہیر پھیر میں یقیناً عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں (190) جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے کرتے ہیں اور آسمانوں وزمین کی پیدائش میں غوروفکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! تونے یہ بے فائدہ نہیں بنایا، تو پاک ہے پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے''

جہنمیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انھوں نے عقل اور سمجھ داری کے ان اعضاء کا استعمال نہیں کیا جنھیں استعمال میں لانے کا اللہ حکم دیتا ہے۔

وَلَقَد ذَرَأنا لِجَهَنَّمَ كَثيرًا مِنَ الجِنِّ وَالإِنسِ لَهُم قُلوبٌ لا يَفقَهونَ بِها وَلَهُم أَعيُنٌ لا يُبصِرونَ بِها وَلَهُم ءاذانٌ لا يَسمَعونَ بِها أُولٰئِكَ كَالأَنعٰمِ بَل هُم أَضَلُّ أُولٰئِكَ هُمُ الغٰفِلونَ ١٧٩ ... سورة الاعراف

''اور ہم نے ایسے بہت سے جن اور انسان دوزخ کے لیے پیدا کئے ہیں، جن کے دل ایسے ہیں جن سے نہیں سمجھتے اور جن کی آنکھیں ایسی ہیں جن سے نہیں دیکھتے اور جن کے کان ایسے ہیں جن سے نہیں سنتے۔ یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ یہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔ یہی لوگ غافل ہیں''

قیامت کے دن جہنمی اعتراف جرم کریں گے اور کہیں گے :

لَو كُنّا نَسمَعُ أَو نَعقِلُ ما كُنّا فى أَصحٰبِ السَّعيرِ ١٠ ... سورة الملک

''اگر ہم سنتے اور سمجھتے تو ہم جہنمی نہیں ہوتے۔''

بلاشبہ سب سے زیادہ جاہل اور غبی وہ لوگ ہیں جنھیں ان کی نادانی، بد عقلی اور بے وقوفی جہنم کی طرف لے جائے۔ اور سب سے زیادہ عقل منداور ذہین وہ لوگ ہیں جنھیں ان کی سمجھداری اور ہوشیاری جنت کا حق دار بنادے۔

قرآن کے علاوہ صحیح احادیث میں بھی ہوشیاری اور سمجھ داری کی تعلیم دی گئی ہے۔

بخاری و مسلم کی حدیث ہے :

"لَايُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ" (بخاری و مسلم)

''مومن ایک ہی بل سے دوبارہ نہیں ڈسا جاتا ہے۔''

مسلمان کو اتنا سادہ لوح، سیدھا سادھا اور بے وقوف نہیں ہونا چاہیے کہ یکے بعد دیگرے لوگ اسے نقصان پہنچاتے رہیں۔ اس کی شخصیت اتنی سستی بھی نہ ہو کہ اقوام عالم میں اس کی حیثیت کنکر پتھر سے زیادہ نہ ہو۔ بلکہ اس کے برعکس ایک عظیم الشان مذہب کے پیروکار کی شخصیت بھی اتنی عظیم الشان ہو کہ لوگوں کے دلوں پر اس کی حکمرانی ہو۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ ضعیف حدیث کی تشریح کرتے ہوئے "البلہ" کی یہ تاویل کی ہے کہ یہاں "بلہ" (سادہ لوح) سے مُرادایسے لوگ ہیں، جنھیں دنیا کی کوئی پرواہ نہیں

ہوتی ہے اوراسی وجہ سے دنیاوی معاملات میں یہ لوگ سیدھے سادھے ہوتے ہیں۔ لیکن آخرت کے معاملے میں نہایت ہوشیار ہوتے ہیں۔ لیکن یہ تاویل نا مناسب معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ فرماتا ہے :

وَلـٰكِنَّ أَكثَرَ النّاسِ لا يَعلَمونَ ٦ يَعلَمونَ ظـٰهِرًا مِنَ الحَيو‌ٰةِ الدُّنيا وَهُم عَنِ الـٔاخِرَةِ هُم غـٰفِلونَ ٧ ... سورة الروم

''مگراکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔ لوگ دنیا کی زندگی کا بس ظاہری پہلو جانتے ہیں اور یہ لوگ آخرت سے بھی غافل ہیں۔''

اس آیت کی روسے وہ لوگ جنھیں دنیاوی معاملات کے بارے میں یونہی معمولی علم ہوتا ہے،اللہ تعالیٰ نے ان کے اس مختصر علم کو کوئی حیثیت نہ دیتے ہوئے جہالت سے تعبیر کیا ہے اوران کے بارے میں فرمایاکہ یہ لوگ آخرت کی طرف سے بھی غافل ہیں۔

مذکورہ ضعیف حدیث نے بہت سارے کم فہم مسلمانوں کی بڑاگمراہ کیا ہے۔ ان کا یہ اعتقادہے کہ قبروں اورمزاروں کے اطراف میں بسنے والے بہت سارے مجذوب قسم کے پاگل اوربے وقوف لوگ اولیاء اللہ ہوتے ہیں۔ ان مجذوب قسم کے نام نہاداولیاء اللہ کے بارے میں ان لوگوں نے کرامات اور معجزات کی ایسی داستانیں گڑھ لی ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اورانھیں سادہ لوح مسلمانوں کو بے وقوف اور گمراہ کرنے کےلیے استعمال کیا جاتا ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے "البلہ" کی جوتشریح کی ہے وہ اسلام کے نقطہ نظر سے مطابقت نہیں رکھتی ہے۔ کیونکہ دین اسلام جس طرح آخرت کی طرف دعوت دیتا ہے اسی طرح دنیاکمالے اورمادی ترقیوں کوحاصل کرنے کی بھی ترغیب دیتا ہے۔ اسلام روحانی تربیت کے ساتھ ساتھ مادی تربیت کی بھی تعلیم دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام دین ودنیا کا حسین امتزاج ہے۔ اسی میانہ روی کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی ہے اوراس پر صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین اورسلف صالحین کا عمل رہا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

قرآن اورحدیث، جلد:2، صفحہ:36

محدث فتویٰ